

سپریم کورٹ رپورٹس (2006) ایس یو پی پی-8 ایس سی آر

نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی، جام شید پور اور دیگران

بنام

چندر شیکھر چودھری

13 نومبر 2006

(ارتجکیت پسیات اور لوکیشو سنگھ پنٹا، جسٹس صاحبان)

سروس کا قانون:

کوالٹی امپرومنٹ پروگرام کو آگے بڑھانے کے لیے ڈیوٹی سے روانگی-ایسوسیٹ پروفیسر-انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے اجازت سے انکار-اس بنیاد پر کہ اگر انہیں فارغ کیا گیا تو انسٹی ٹیوٹ کے اصولوں کے مطابق عملے کی تعداد میں مخصوص فیصد کمی واقع ہوگی-انکار کو چیلنج کرنے والی تحریری عرضی-سنگل جج کے ساتھ ساتھ ڈویژن بنچ نے انکار کو غیر منصفانہ قرار دیا کیونکہ کئی معاملات میں اصولوں پر عمل نہیں کیا گیا تھا-ٹیچر نے بھی کچھ وقت بعد پروگرام چھوڑ دیا تھا-انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے اجازت کے باوجود بھی اس میں شرکت نہیں کی تھی، اپیل میں کہا گیا: صرف اس وجہ سے کہ کچھ معاملات میں اصولوں پر عمل نہیں کیا جاتا ہے، اس طرح کی روانگی کو جاری رکھنے کی اجازت دینے کی بنیاد نہیں ہو سکتی۔

آئین بھارت 1950-آرٹیکل 14-برابری/مساوات کا دعویٰ-منعقد: ایک غلط حکم اسی حکم کے نفاذ کے لیے مساوات کا دعویٰ کرنے کی بنیاد نہیں ہو سکتا۔

جواب دہندہ اپیلنٹ انسٹی ٹیوٹ میں ایسوسیٹ پروفیسر تھا۔ جواب دہندہ نے انسٹی ٹیوٹ کے

بذریعے کوالٹی امپروومنٹ پروگرام کے لیے درخواست دی۔ انہیں آئی آئی ٹی مدراس میں داخلے کے لیے منتخب کیا گیا تھا۔ جب اس نے قبل از اندراج دورہ کرنے کے لیے راحت کے لیے درخواست دی تو اسے اجازت دینے سے انکار کر دیا گیا۔ اس نے تحریری عرضی کی جس میں الزام لگایا گیا کہ اسے غیر قانونی اور من مانی طور پر اجازت سے انکار کیا گیا تھا۔ انسٹی ٹیوٹ کا معاملہ یہ تھا کہ اگر اس محکمے میں عملے کی تعداد 70 فیصد سے کم ہو جائے تو اصولوں کے مطابق اس طرح کی اجازت نہیں دی جاسکتی تھی۔

سنگل جج نے تحریری عرضی یہ کہتے ہوئے منظور کر لیا کہ چونکہ کئی معاملات میں اس اصول پر عمل نہیں کیا گیا، اس لیے مدعا علیہ کو اس طرح کے موقع سے انکار کرنا مناسب نہیں ہوگا۔ عدالتی فرمان میں، عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے سنگل جج کے فیصلے کو برقرار رکھا۔ اس لیے موجودہ اپیل۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد: 1۔ غلط حکم اسی حکم کے نفاذ کے لیے مساوات کا دعویٰ کرنے کی بنیاد نہیں ہو سکتا۔ جواب دہندہ کے حق کی بنیاد قابل نفاذ حق پر ہونی چاہیے کہ وہ اسے اس کے نفاذ کے لیے مساوی سلوک کا حقدار بنائے۔ حکومت کا غلط فیصلہ، غلط حکم کو نافذ کرنے اور برابری یا مساوات کا دعویٰ کرنے کا حق نہیں دیتا۔ دو غلطیاں کبھی بھی صحیح نہیں کر سکتیں۔ (1106-ای-ایف)

ریاست ہریانہ اور دیگران۔ بنام رام کمار مان، (1997) 3 ایس سی سی 321، پربھروسہ کیا۔

ریاست بہار اور دیگر بنام کامشور پرساد سنگھ اور دیگران۔، (2000) 9 ایس سی سی 94؛ وکراماشا شیٹی بنام ریاست مہاراشٹر اور دیگر، (2006) 6 ایس سی سی 70؛ ساؤتھ ایسٹرن کول فیلڈز لمیٹڈ دیگران بنام پریم کمار شرما اور دیگر، (2006) 7 اسکیل 240؛ ایکٹاشکتی فاؤنڈیشن بنام حکومت این سی ٹی دہلی،

جے ٹی (2006) 6 ایس سی 500 اور ساؤتھ ایسٹرن کول فیلڈ لمیٹڈ بنام پریم کمار شرما اور دیگر، اے آئی آر (2006) ایس سی 2727، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

2۔ صرف اس وجہ سے کہ کچھ معاملات میں اصولوں پر عمل نہیں کیا گیا ہوگا جو کہ اس بات کی بنیاد نہیں ہو سکتی کہ اصولوں سے علیحدگی کو جاری رکھا جانا چاہیے۔ مدعا علیہ کے بارے میں سنگین الزامات ہیں کہ اس نے اپنے موقف کو ثابت کرنے کے لیے دستاویزات میں ہیرا پھیری اور جعل سازی کی ہے۔ مدعا علیہ کے اس موقف کی حمایت کرنے کے لیے آئی آئی ٹی مدراس کی طرف سے کوئی سرکاری رابطہ نہیں ہے کہ اسے اپیل کنندہ ادارے کے حکام نے پروگرام میں شرکت نہ کرنے کے لیے کہا تھا۔ موقف کی حمایت کرنے کے لیے کچھ مواد ہونا چاہیے تھا۔ دوسری طرف تسلیم شدہ طور پر اپریل 2005 کے بعد مدعا علیہ نے پروگرام ترک کر دیا تھا۔ یہ بھی ریکارڈ پر ہے کہ اپیل کنندہ نے ان حقائق کے باوجود جواب دہندہ سے کہا تھا کہ وہ عدالت عالیہ کی ہدایت کے مطابق تعلیم جاری رکھنے کے لیے آئی آئی ٹی مدراس کو واپس رپورٹ کرے۔ لیکن ایسا نہیں لگتا کہ جواب دہندہ نے ایسا کیا ہے۔ (1106-ایچ۔ جی۔؛ 1107-اے۔ بی)

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار فیصلہ: 2006 کی دیوانی اپیل نمبر۔ 4911

عدالت کا فرمان نمبر 147/2004 میں رانچی میں جھارکھنڈ کی عدالت عالیہ کے آخری فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے دت تیاگی کو سزا دیں۔

مدعا علیہ کی طرف سے مہابیر سنگھ، بنی کے داس، راکیش دھیا اور انیل کمار جھا۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ارجیت پسیات، جسٹس اجازت دی گئی۔

اس اپیل میں مداخلت جہاں کھنڈ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے اس فیصلے کو ہے جس میں اپیل کنندہ کی طرف سے تحریری عرضی میں فاضل سنگل بنچ کے فیصلے کے خلاف دائر عدالتی حکم کو مسترد کیا گیا ہے۔ مدعا علیہ نے اپیل کنندہ کو اسے فارغ کرنے کی ہدایت کے لیے ایک تحریری عرضی دائر کی تاکہ وہ بھارتیہ انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی، مدراس (مختصر طور پر 'آئی آئی ٹی') میں پی ایچ ڈی کورس کرنے کی پوزیشن میں ہو۔

مختصر طور پر پس منظر کے حقائق مندرجہ ذیل ہیں:

عرضی درخواست گزار (یہاں مدعا علیہ) نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی، جمشید پور کے میٹالرجیکل انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ میں ایسوسی ایٹ پروفیسر ہے، اور یہاں اپیل کنندہ ہے۔ تحریری عرضی کے مطابق، عرضی درخواست گزار نے ریجنل انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی، جمشید پور کے بذریعے اے آئی سی ٹی ای کے زیر اہتمام کوالٹی امپروومنٹ پروگرام (کیو آئی پی) میں داخلے کے لیے درخواست جمع کرائی۔ انہیں آئی آئی ٹی مدراس میں داخلے کے لیے منتخب کیا گیا تھا اور انہیں قبل از اندراج کی رسمی کارروائیاں مکمل کرنے کے لیے اس ادارے میں حاضر ہونے کو کہا گیا تھا۔ تحریری عرضی کے مطابق، اگرچہ اس نے اپیل کنندہ سے درخواست کی تھی کہ اسے قبل از اندراج دورہ کرنے سے فارغ کیا جائے، لیکن اپیل کنندہ نے اسے غیر قانونی اور من مانی طور پر اجازت دینے سے انکار کر دیا تھا۔ عرضی درخواست گزار کے مطابق، اپیل کنندہ کی کارروائی غیر معقول اور امتیازی بھی تھی۔ اپیل کنندہ نے عرضی پٹیشن کی

مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اصولوں کے مطابق اگر کسی استاد کو اس طرح کے پروگرام میں شرکت کے لیے فارغ کرنے پر اس محکمے میں عملے کی تعداد مقررہ صلاحیت کے 70 فیصد سے کم ہو جائے گی تو اجازت سے انکار کیا جانا چاہیے اور اگر عرضی درخواست گزار کو اس کی درخواست کے مطابق فارغ کیا جانا ہے تو اس محکمے میں تعداد منظور شدہ تعداد کے 61.9% تک کم ہو جائے گی اور اس صورت حال میں اسے کورس کے لیے خود کو اندراج کرنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ یہ بھی پیش کیا گیا کہ اصل میں بھی، اپنی درخواست کو آگے بڑھاتے وقت، عرضی درخواست گزار کو مطلع کیا گیا تھا کہ وہ صرف اس صورت میں اپنا کورس کر سکے گا جب اسے انسٹی ٹیوٹ سے فارغ کیا جاسکے اور صرف اس صورت میں جب اسے فارغ کیا جائے تو عملے کی تعداد 70 فیصد سے کم نہیں ہوگی۔ امتیازی سلوک کی درخواست کو مسترد کر دیا گیا اور یہ پیش کیا گیا کہ عرضی درخواست گزار جان بوجھ کر اپنے شیڈولڈ کاسٹ کا رکن ہونے کا الزام لگا کر محکمہ کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہا تھا اور یہاں تک کہ حکام کو بلیک میل کرنے کی کوشش کر رہا تھا اور دھمکی دے رہا تھا کہ اگر اسے راحت نہ ملی تو وہ خودکشی کر لے گا۔ تحریری عرضی مسترد ہونے کے لائق ہے۔

اگرچہ فاضل واحد جج نے پایا کہ اگر عملے کی تعداد 70 فیصد سے کم ہو جائے گی تو اس طرح کے کورس میں جانے کے لیے استاد کو اجازت دینے سے انکار کرنے کا ایک ضابطہ موجود ہے لیکن یہ مشاہدہ کیا گیا کہ اس سلسلے میں کوئی مستقل مزاجی نہیں تھی اور کئی معاملات میں اصولوں پر عمل نہیں کیا گیا۔ اس لیے اس طرح کے موقع سے انکار کرنا مناسب نہیں ہوگا۔ اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ کے سامنے عدالتی حکم کو ترجیح دی۔

اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ وزارت انسانی وسائل کی ترقی (مختصر طور پر 'ایچ آر ڈی') کے ایک انتظامی فیصلے کے مطابق بورڈ آف گورنرز نے انسٹی ٹیوٹ میں نفاذ کے لیے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کے رخصت کے قواعد اور طرز عمل کو اپنایا تھا۔ اس طرح کا فیصلہ اس دن لیا گیا جس دن اس معاملے کی سماعت ایک فاضل واحد جج نے کی تھی اور احکامات محفوظ کر لیے گئے تھے۔ جب تک فاضل

بج اپنا فیصلہ سناتے آئی آئی ٹی دہلی رولز پہلے ہی فعال ہو چکے تھے اور اس لیے اگر عملے کی دستیاب تعداد 85 فیصد سے کم ہو جائے تو اس طرح کے کورس کے لیے تدریسی عملے کے کسی بھی رکن کو فارغ نہیں کیا جاسکتا تھا۔ دوسری صورت میں، اس طرح کے کورس کے لیے صرف 15 فیصد کے کوٹے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔

ڈویژن بنج نے مؤقف اختیار کیا کہ اگرچہ اصولوں پر وہ اپیل کنندہ کے اس موقف سے متفق ہوگا کہ جب اصولوں میں کہا گیا ہے کہ کسی استاد کو کسی پروگرام کے لیے فارغ کر کے اس کی تعداد کو 70 فیصد سے کم نہیں کیا جانا چاہیے تو ایسے استاد کو فارغ نہیں کیا جانا چاہیے، پھر بھی یہ اس لیے مانا گیا کیونکہ اس اصول کو عالمی سطح پر نافذ نہیں کیا گیا تھا۔ فاضل واحد بج ان کے خیال میں جائز تھا۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ محض اس وجہ سے کہ ماضی میں کوئی غلطی ہو سکتی ہے جسے عدالت عالیہ مدعا علیہ کو راحت دینے کے لیے بنیاد کے طور پر نہیں لے سکتی تھی۔ اس بات کی مزید نشاندہی کی گئی کہ مدعا علیہ نے اپریل 2005 کے بعد آئی آئی ٹی مدراس میں پی ایچ ڈی کی ڈگری کے طور پر اپنا پروگرام جاری نہیں رکھا۔ لیکن جیسا کہ آئی آئی ٹی مدراس کے خط سے ظاہر ہوتا ہے، مدعا علیہ نے ان تین مضامین میں کم گریڈ حاصل کیے تھے جن میں وہ حاضر ہوا تھا اور اس نے باقی کورس میں شرکت نہیں کی تھی۔ اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ مدعا علیہ نے دستاویزات میں ہیرا پھیری اور جعل سازی کی ہے تاکہ یہ ظاہر کیا جاسکے کہ اسے اپیل کنندہ کے عہدیداروں کی طرف سے اسٹڈی کورس جاری رکھنے سے روکا جا رہا ہے۔ مدعا علیہ، اس کے مطابق، اپیل کنندہ کے عہدیداروں کے خلاف جھوٹے اور متعصبانہ الزامات لگانے کا بھی مجرم ہے۔

دوسری طرف مدعا علیہ کے ماہر وکیل نے پیش کیا کہ اس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ مدعا علیہ کے لیے مختلف پیمانہ کیوں لگایا گیا۔ وہ سازش کا شکار تھا۔ مدعا علیہ نے واضح طور پر قائم کیا ہے کہ اپریل 2005

کے بعد کورس میں شرکت کرنا کیسے اور کیوں ممکن نہیں تھا۔ یہ پیش کیا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ نے بد نیتی کے ساتھ مدعا علیہ کا تعاقب کیا ہے۔

ریاست ہریانہ میں دیگران بنام رام کمار مان، (1997) 3 ایس سی سی 321 اس عدالت نے مشاہدہ کیا:

"امتیازی سلوک کا نظریہ قابل نفاذ حق کے وجود پر مبنی ہے۔ اس کے ساتھ امتیازی سلوک کیا گیا اور مساوات سے انکار کیا گیا کیونکہ اسی طرح کے کچھ افراد کو بھی وہی راحت دی گئی تھی۔ آرٹیکل 14 صرف اس صورت میں لاگو ہوگا جب اس سلسلے میں کسی معقول بنیاد یا تعلق کے بغیر مساوی اور اسی طرح کے حالات میں ناگوار امتیازی سلوک کیا جائے۔ مدعا علیہ کا کوئی حق نہیں ہے، اور اسے غلط طریقے سے دی گئی راحت، یعنی استغفی واپس لینے کا فائدہ نہیں دیا جاسکتا۔ عدالت عالیہ اس نتیجے پر پہنچنے میں مکمل طور پر غلط تھی کہ غیر معمولی امتیازی سلوک تھا۔ اگر ہم کسی غلطی کی اجازت نہیں دے سکتے ہیں، تو ایک ملازم، پیسے کے غلط استعمال کا ارتکاب کرنے کے بعد، ملازمت سے برخاست ہو جاتا ہے اور اس کے بعد وہ حکم واپس لے لیا جاتا ہے اور اسے ملازمت میں بحال کر دیا جاتا ہے۔ کیا اسی طرح کا ختنہ شدہ شخص دفعہ 14 کے تحت بحالی کے لیے مساوات کا دعویٰ کر سکتا ہے؟ جواب واضح طور پر "نہیں" ہے۔

اس کے برعکس، پہلی صورت میں، کوئی غلط ہو سکتا ہے لیکن غلط حکم اسی حکم کے نفاذ کے لیے مساوات کا دعویٰ کرنے کی بنیاد نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، اس کے حق کو نافذ کرنے کے قابل حق پر مبنی ہونا چاہیے تاکہ اسے اس کے نفاذ کے لیے مساوات کا حق دیا جاسکے۔ حکومت کا غلط فیصلہ غلط حکم کو نافذ کرنے اور برابری یا مساوات کا دعویٰ کرنے کا حق نہیں دیتا۔ دو غلطیاں کبھی بھی صحیح نہیں کر سکتیں۔

"(دیکھیں: ریاست بہار اور دیگر۔ بنام کامشور پرساد سنگھ اور دیگران، (2000) 9 ایس سی سی 94، وکرا شاشیٹی دیگران بنام ریاست مہاراشٹر اور دیگر، (2006) 6 ایس سی سی 70، ساؤتھ ایسٹرن کول فیلڈز

لمیٹڈ بنام پریم کمار شرما اور دیگر، (2006) 7 اسکیل 240، ایکٹا شکتی فاؤنڈیشن دیگران بنام حکومت این سی ٹی دہلی، جے ٹی (2006) 6 ایس سی 500، اور ساؤتھ ایسٹرن کول فیلڈز لمیٹڈ بنام پریم کمار شرما اور دیگر، اے آئی آر (2006) ایس سی 2727۔

صرف اس وجہ سے کہ کچھ معاملات میں اصولوں پر عمل نہیں کیا گیا ہوگا جو کہ اس بات کی بنیاد نہیں ہو سکتی کہ اصولوں سے علیحدگی کو جاری رکھا جانا چاہیے۔ مدعا علیہ کے بارے میں سنگین الزامات ہیں کہ اس نے اپنے موقف کو ثابت کرنے کے لیے دستاویزات میں ہیرا پھیری اور جعل سازی کی ہے۔ ہمیں ان الزامات میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن جیسا کہ مدعا علیہ کے فاضل وکیل نے منصفانہ طور پر قبول کیا ہے، مدعا علیہ کی حمایت کرنے کے لیے آئی آئی ٹی مدراس کی طرف سے کوئی سرکاری رابطہ نہیں ہے، مدعا علیہ کے اس موقف کی حمایت کرنے کے لیے آئی آئی ٹی مدراس کی طرف سے کوئی سرکاری رابطہ نہیں ہے کہ اسے مذکورہ ادارے کے حکام نے پروگرام میں شرکت نہ کرنے کے لیے کہا تھا۔ موقف کی حمایت کرنے کے لیے کچھ مواد ہونا چاہیے تھا۔ بد قسمتی سے، جواب دہندہ کے لیے کوئی نہیں ہے۔ دوسری طرف تسلیم شدہ طور پر اپریل 2005 کے بعد مدعا علیہ نے پروگرام ترک کر دیا تھا۔ یہ بھی ریکارڈ پر ہے کہ اپیل کنندہ نے ان حقائق کے باوجود جواب دہندہ سے کہا تھا کہ وہ عدالت عالیہ کی ہدایت کے مطابق تعلیم جاری رکھنے کے لیے آئی آئی ٹی مدراس کو واپس رپورٹ کرے۔ لیکن ایسا نہیں لگتا کہ جواب دہندہ نے ایسا کیا ہے۔

ناگزیر نتیجہ یہ ہے کہ تعلیم یافتہ سنگل جج اور عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ کے احکامات کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا اور اسی کے مطابق انہیں کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ اپیل کی اجازت ہے لیکن حالات میں اخراجات کے حوالے سے کسی حکم کے بغیر۔

اپیل کی اجازت ہے

کے۔ کے۔ ٹی



